لاعلمی کی وجہ سے عدت کے احکامات پر عمل نہ کیا تو اب کیا کرے ؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی عورت نے عدت نہیں کی، ایک عرصے کے بعد علم میں آیا تو کیا وہ اب عدت کر سکتی ہے ؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

طلاق یا شوہر کی وفات ہونے کے ساتھ ہی فوراً عدت کا آغاز ہو جاتا ہے، خواہ طلاق یا وفات کا علم نہ ہو اور خواہ عدت کے احکام کا بھی علم نہ ہو، اور پھر عدت کا عرصہ مکمل ہونے پر عدت مکمل بھی ہو جاتی ہے، خواہ عدت کے احکام پر عمل نہ کیا ہو۔

البتہ! علم نہ ہونے سے آپ کی مراد اگر یہ ہے کہ طلاق یا وفات کا تو علم تھا مگر عدت کے وجوبی احکام کے متعلق علم نہیں تھا کہ کون کون سی پابندیوں پر عمل کرنا ضروری ہے، اس لئے ان پر عمل نہیں کیا، تو یاد رکھیں ایسی صورت میں ضروری علم حاصل نہ کرنے اور ان احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوئی، ان سب سے توبہ کرنا لازم ہے، اور اگر مراد یہ ہو کہ عدت کے پورے پیریڈ میں طلاق یا وفات کا علم نہیں ہوا، اس کے بعد پتا چلا تو اس صورت میں گناہ گار نہیں ہوئی مگر عدت بہر صورت مقررشدہ وقت گزر جانے پر خود بخود ختم ہو گئی ہے۔

نوٹ: عدت کا عرصہ گزرنے سے مراد یہ ہے کہ طلاق یا شوہر کی وفات کے وقت عورت اگر حاملہ تھی تو بچہ پیدا ہو گیا، اور اگر حاملہ نہیں تھی تو طلاق کی عدت کی صورت میں بعدِ طلاق حیض والی کو تین حیض گزر گئے، اور اگر عورت نابالغہ ہے یا بالغہ تو ہے لیکن عمر کے حساب سے یا انزال کے ذریعے بالغہ ہوئی، اسے حیض آنا شروع نہیں ہوا، یا اتنی زیادہ عمر ہو گئی کہ عمر کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا (جس کی حد کم از کم 55 سال ہے) تو تین ماہ گزر گئے۔ اور اگر عدت وفات تھی تو چار ماہ دس دن گزر گئے تو اب عدت کا عرصہ مکمل ہونے پر عدت پوری ہو گئی۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے

"(ومبدأ العدة بعد الطلاق و) بعد (الموت) على الفور (وتنقضي العدة وإن جهلت) المرأة (بهما) أي بالطلاق والموت لأنها أجل فلا يشترط العلم بمضيه"

ترجمہ: عدت کی ابتدا طلاق کے بعد اور موت کے بعد فوراً ہو جاتی ہے اور عدت گزر بھی ہو جاتی ہے اگرچہ عورت کو ان دونوں یعنی طلاق یا موت میں سے کسی کا علم نہ ہو، کیونکہ یہ ایک مقررہ مدت ہے، اس کے گزرنے کے لیے علم ہونا شرط نہیں۔ (الدر المختار، صفحہ 247، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے

"وعلى هذا يبنى وقت وجوب العدة أنها تجب من وقت وجود سبب الوجوب من الطلاق، والوفاة، وغير ذلك حتى لو بلغ المرأة طلاق زوجها أو موته فعليها العدة من يوم طلق أو مات عند عامة العلماء"

ترجمہ: اور اسی پر عدّت کے وجوب کا وقت مبنی ہے، یعنی عدّت اسی وقت واجب ہوتی ہے جب اس کے وجوب کا سبب (یعنی طلاق یا وفات وغیرہ) واقع ہو جائے۔ حتیٰ کہ اگر عورت کو (بعد میں) شوہر کی طلاق یا وفات کی خبر پہنچے، تو عامہ علما کے نزدیک اس پر عدّت اسی دن سے لازم ہوگی جس دن شوہر نے طلاق دی تھی یا فوت ہوا تھا۔ (کتاب الطلاق، جلد 3، صفحہ 190، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تنویر الابصار میں ہے

"وفی من لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن ولم تحض ثلاثة اشهر"

ترجمہ: اور جو عورت حیض والی نہ ہو چھوٹی عمر کی وجہ سے یا بڑی عمر کی وجہ سے یا جو عمر کے حساب سے بالغ ہو گئی اور اسے ابھی حیض نہیں آیا تو ان کے حق میں عدتِ طلاق تین مہینے ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، جلد 5، صفحہ 186 تا 189، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "ہمارے سب ائمہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے اتفاق سے ناجائز و گناہ واقع ہوا، ایسی ناواقفی مانع گناہ نہیں کہ مسائل سے ناواقف رہنا خود گناہ ہے، اس لئے حدیث میں آیا:

ذنب العالم ذنب واحد و ذنب الجاهل ذنبان قیل ولم یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم العالم یعذب علٰی رکوبه الذنب والجاهل یعذب علٰی رکوبه الذنب و ترک التعلم۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

یعنی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا عالم کا ایک گناہ ایک گناہ اور جاہل کا گناہ دو گناہ، کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا، اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 277، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4318

تاریخ اجراء: 17ربیع الثانی1447ھ/11اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net